چاچا نہرو

عقیلہ شاہین

35، سیوا سدن بلاک، کمپلیکس 12، پہلی منزل، اسٹریٹ 1، منڈاولی، فاضل پور، دہلی

ہم ہر سال ۱۴ر نومبر کو بچوں کا دِن (یومِ اطفال) مناتے ہیں۔ کیونکہ آج کے دن ۱۴ر نومبر ۱۸۸۹ء کو موتی لال نہرو کے گھر آنند بھون الہ آباد میں غلام ہندوستان کی سرزمین پر آزاد ذہن رکھنے والے ایک بچے کی پیدائش ہوئی جسے دنیا پنڈت جواہر لعل نہرو اور بچے چاچا نہرو کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ پنڈت جواہر لعل نہرو کو ہم لوگ صرف اِس لیے یاد نہیں کرتے ہیں کہ وہ جنگ آزادی کے ایک بے باک رہنما اور حال و مستقبل پر گہری نظر رکھنے والے دانشور و مدبّر تھے بلکہ انھیں یاد کرنے کی اور بھی بہت سی وجہیں ہیں، وہ ہمہ جہت شخصیت کے حامل تھے۔

ذہانت اور متانت اِن میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، مگر اِن کی شخصیت کا نمایاں پہلو انسانیت اور انسان دوستی سے مملو ان کا دل تھا۔ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے کسی بھی خطّے کا انسان ہو اگر دُکھ درد اور پریشانی میں مبتلا ہوتا تھا تو وہ اُسے دیکھ کر تڑپ جاتے تھے۔ وہ سب ہی کے ساتھ اخلاق و محبت اور ہمدردی کا رشتہ رکھتے تھے۔ نہرو جی انسان دوستی کے عالمگیر نظریے پر یقین رکھتے تھے اور اسی عالمگیر نظریے پر یقین کا نتیجہ تھا کہ جب دنیا طاقت کے دو خانوں میں بٹی ہوئی تھی نہرو جی نے اپنے ہم خیال رہنماؤں سے مل کر ناوابستہ تحریک کی بنیاد رکھی۔

جب نہرو جی زندہ تھے تو اُن کے جنم دِن کی خوشی کے موقع پر ملک کی مختلف جگہوں کے بچے دہلی جا کر انھیں مبارک باد پیش کرتے تھے۔ نہرو جی اُن بچوں کو پیار سے گلاب پیش کرتے۔ شربت پلاتے، مٹھائیاں کھلاتے۔ کسی کی پیشانی چومتے۔ کسی کو گود میں اُٹھا لیتے غرض کہ بچوں کے ساتھ بچہ بن کر کھیلتے اور بچے انھیں بے حد پیار کرتے۔ یہ ہی وجہ تھی کہ بچے پیار سے انھیں چاچا نہرو کہتے تھے۔ بچو! اب چاچا نہرو ہمارے درمیان نہیں رہے۔ صرف اُن کے کارنامے ہیں اور اِن کارناموں کو یاد کرنے کا دِن ہوتا ہے ۱۴ر نومبر۔

بچو! چاچا نہرو ملک کو غلامی سے نجات دلانے والوں میں سے ہیں۔ انھوں نے ملک اور قوم کی خدمت میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر دیا۔ آج چاچا نہرو کے اصولوں پر عمل کرنا ہی ہمارا اوّلین فرض ہے۔ چاچا نہرو کو کھیل کود سے بڑا لگاؤ تھا۔ فٹ بال میچ ہو یا ہاکی ٹورنامنٹ وہ بچوں کے کہنے پر خود بخود میدان میں پہنچ جاتے تھے۔ اِس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بچوں سے کس قدر پیار کرتے تھے، ملک کی ترقی کے کاموں میں مصروف رہنے کے باوجود بچوں کے ساتھ کھیلنے کا وقت ضرور نکال لیتے تھے۔

چاچا نہرو ہولی کے تہوار پر دل کھول کر بچوں کے

ساتھ رنگ کھیلتے، اُن کے سامنے ذات پات کا سوال نہیں تھا۔ کوئی نیچ ذات کا لڑکا ہو یا اونچی ذات کی لڑکی کوئی بھی چاچا نہرو کے منہ پر رنگ مل سکتا تھا۔ ان پر رنگ بھری پچکاری کی پھوار ڈال سکتا تھا، عید کے دن مسلمان بچوں کے گھر جاتے، اُن سے گلے ملتے، انھیں پیار کرتے اور ان بچوں سے سویاں مانگتے اور مزے لے لے کر خوب کھاتے۔ یہ سچ ہے کہ وہ بچوں میں بچہ بن جایا کرتے تھے۔ اُن کی خوشی میں خوش ہوتے اور اُن کی تکلیف میں بے چین اور اُداس ہو جایا کرتے تھے۔ فوراً انھیں خوش کرنے کی تدبیر ڈھونڈنے لگتے۔ ایسا ہی ایک واقعہ اُن کی رفیق کار پی۔ ڈی ٹنڈن بیان کرتے ہیں کہ ایک بار وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو جی مختصر قیام کے لیے آنند بھون آئے ہوئے تھے۔ شہر کی معزز شخصیتیں ملنے کی غرض سے تشریف فرما تھیں۔ نہرو جی ایک دلکش مسکراہٹ کے ساتھ ڈائننگ ہال میں تشریف لائے اور سبھوں سے خوش دلی سے مصافحہ کیا اور کھڑے ہو کر اپنی شیروانی پر سجے گلاب کے پھول کو درست کرنے لگے کہ اچانک اُن کی نگاہ برآمدے میں کھڑے بچوں کی جماعت پر پڑی اور وہ چپ چاپ کھڑے ہی رہ گئے۔ انھیں کھڑا دیکھ کر موجودہ معزز حضرات بھی سنبھل کر کھڑے ہو گئے، مگر نہرو جی اُن لوگوں سے گفتگو کرنے کے بجائے ان بچوں کی جانب بڑھ گئے اور پوچھا: ''کیسے ہو تم لوگ؟'' بچوں نے مسکراتے ہوئے کہا: ''پنڈت جی سب ٹھیک ہے۔'' انھوں نے پھر پوچھا: ''کوئی پریشانی'' تمام بچے خاموشی سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے، نہرو جی نے بڑے پیار سے کہا: ''آؤ تم لوگ میرے ساتھ آؤ اور کہو کیا بات ہے؟'' اُن بچوں نے کہنا شروع کیا۔ ''پنڈت جی بارش کے دنوں میں ہم لوگ اسکول سے گھر واپس آتے ہیں تو ہماری کتابیں بھیگ جاتی ہیں اور ہم لوگ بھی بھیگ جاتے ہیں۔'' پنڈت جی نے بڑی شفقت سے اُن کی باتیں سنیں اور کہا: ''واقعی ایسا ہوتا ہے۔'' بچے پنڈت جی کی جئے کا نعرہ لگاتے ہوئے واپس ہو گئے، مگر پنڈت جی نے دہلی پہنچ کر اُسی دن ایک آدمی کو بازار بھیج کر اُن بچوں کے لیے برساتی منگوائی اور الٰہ آباد کے اُن اسکولی بچوں کے لیے بھیج دیا۔

چاچا نہرو نے ملک کی آزادی کی لڑائی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ لاٹھیاں کھائیں، جیل گئے اور جب ملک آزاد ہوا تو ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ جمہوریت کو پروان چڑھایا۔ سب کو برابر کا درجہ ملے اس کے لیے آزادانہ اور منصفانہ الیکشن کا نظام جاری کیا۔ ملک میں پہلی بار سائنس اور ٹیکنالوجی کی بنیاد رکھی۔ قومی منصوبہ بندی کے صدر رہے۔ پنچ سالہ پلان بنایا۔ چونکہ اس زمانے میں بچوں کو حساب میں روپیہ، پونڈ، ڈالر میں تبدیل کرنے پڑتے تھے۔ چاچا نہرو نے اس مشکل کو آسان کرنے کے لیے یونیٹ کے۔ سی۔ جی۔ ایس سسٹم کا طریقہ ملک میں رائج کیا۔ اعشاریہ کا یہ طریقہ اتنا آسان اور سہل ہے کہ ہر یونیٹ کو دس کم یا بیشی کر کے ضرب اور تقسیم کے سوال کو آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے اس طریقے کو پارلیمنٹ میں ایک بل کی شکل میں پیش کیا۔ پھر اس بل کو پاس کر کے ملک میں یہ طریقہ رائج کیا۔

چاچا نہرو کو مختلف زبانوں سے بے حد پیار تھا، جہاں اِن کو اردو سے محبت تھی وہیں ہندی سے بھی بے پناہ پیار کرتے تھے۔ تیلگو اور تامل زبانوں کی عزت کرتے تھے۔ پنجابی اور بنگلہ زبان کو بھی چاہتے تھے۔ وہ انگریزی زبان کی بھی قدر کرتے تھے۔ چاچا نہرو کا سب زبانوں سے یکساں پیار و محبت کا نتیجہ تھا کہ بھارت کے آئین میں چودہ زبانوں کو قومی زبان کا درجہ ملا۔

چاچا نہرو قومی یکجہتی کے لیے اپنے تیئں بھرپور جدوجہد کرتے رہے۔ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ کوئی فرد کسی کام کو کرنے سے قبل یہ سوچے کہ اس میں بھلائی کس حد تک ہے۔ یہ ہی وجہ تھی کہ چاچا نہرو کے دل و دماغ میں جو چیز کبھی نہیں پنپ سکی وہ تھا نسلی تعصب اور ساتھ ہی ساتھ انھیں غرور سے بھی سخت نفرت تھی۔

چاچا نہرو ایک اچھے صحافی تھے۔ انھوں نے ایک انگریزی اخبار نیشنل ہیرالڈ کی بنیاد ڈالی۔ ایک اچھے ادیب تھے۔ ان کا مطالعہ وسیع تھا۔ ''ڈسکوری آف انڈیا'' نام کی ایک اہم کتاب لکھی ہے، جس کی عالمی شہرت ہے۔ دنیا کے سربراہوں سے، سیاست دانوں سے، حکمرانوں سے، سائنسدانوں سے اُن کا رشتہ تھا۔ ہر ایک ان کو چاہتا تھا کیونکہ وہ امن کے علمبردار تھے۔ چاہتے تھے کہ سب لوگ امن سے رہیں۔ جنگ و جدال سے انھیں نفرت تھی۔

چاچا نہرو کو گرچہ بھارت کے ماضی پر بڑا ناز تھا، مگر وہ چاہتے تھے کہ ماضی کی فرسودہ باتیں اور روایتیں ملک کی ترقی میں روڑا نہ بنیں۔ اُنھوں نے سمجھ لیا تھا کہ ملک کا مستقبل اب نئے زمانے کے ساتھ چلنے میں ہے، ایجادات کو سمجھنے اور فیض اُٹھانے میں ہے۔ سائنس کے احاطے میں آگے بڑھنے میں ہے۔ ٹریکٹروں کے ساتھ چلنے میں ہے، بجلی گھروں کی تعمیر و ترقی میں ہے، قومی پروجیکٹس کی تعمیر عمل میں لانے میں ہے۔ فولاد کے کارخانوں کی تعمیر میں ہے۔ ٹیوب ویلس اور کیمیائی کھاد بنانے کی فیکٹری کے ساتھ ہے۔ اس لیے چاچا نہرو نے اِن چیزوں کو ''نئے ہندوستان کے نئے مندر'' کہا کرتے تھے۔

آج چاہے چاچا نہرو ہمارے درمیان نہیں ہیں، مگر ایک مکمل رہنما کی حیثیت سے، ایک سچے محبّ وطن کی حیثیت سے، ایک کامیاب مدبر کی حیثیت سے، ایک اچھے صحافی و ادیب کی حیثیت سے، امن کے پیامبر کی حیثیت سے۔ ہمارے لیے اُن کے کارنامے مشعل راہ ہیں۔ اِن راہوں پر چل کر ہم ملک کو ترقی دے سکتے ہیں۔ بہت اونچا اپنے وطن عزیز کو لے جاسکتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ملک بھر میں چودہ نومبر کے دِن بڑے پیمانے پر جلسے ہوتے ہیں۔ بچے کھیل کود میں حصّہ لیتے ہیں۔ مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس طرح یوم اطفال منا کر بچے چاچا نہرو کو غائبانہ خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ بیشک ۱۴ر نومبر کے دِن دیش کے لوگوں کو چاچا نہرو کو یاد کرنے کا نادر موقع ہے۔ بچوں کو چاہیے کہ بھرپور محبت سے چاچا نہرو کو سمجھیں۔ اِن کے کارناموں کا مطالعہ کریں۔ جائزہ لیں اور ان پر عمل کرنے کا عہد کریں کہ درحقیقت پیروی ہی سچی عقیدت اور محبت ہے۔

○○